عالمی رابطۂ ادبِ اسلامی کے اختتامی اجلاس میں منظور کی جانے والی قراردادیں

قرارداد نمبر ۱

رابطۂ ادب اسلامی کا یہ اجلاس پاکستان و بھارت میں مولانا الطاف حسین حالیؒ، مولانا شبلی نعمانیؒ، اقبال، سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ، حافظ محمود شیرانیؒ، ڈاکٹر مولوی محمد شفیعؒ، ڈاکٹر سید عبداللہ، علامہ سلیمان ندوی، پروفیسر عبدالقیوم اور سید ابوالحسن علی ندوی کی اسلامی وادبی روایات کو قائم رکھنے اور شعر و ادب کے ذریعہ اسلامی نظریہ حیات، اقدار، اور تہذیب و معاشرت کے اسلامی وادبی و معیارات کو اپنی کاوشوں کے ذریعہ پیش کرنے اور الحادی، گمراہ کن اور غیر اسلامی نظریات کی یلغار سے ادب کو محفوظ رکھنے اور فحش و مخرب اخلاق ادب کے اثرات کو زائل کرنے، نیز صالح و تعمیری ادب کی ترویج کرنے کی کوششیں جن اہل قلم نے کیں ان سب کی خدمات کا اعتراف کرتا ہے اور ان کے کارناموں کو اسلامی ادب کا بیش بہا سرمایہ قرار دیتا ہے اور ان کی خدمات کے لئے اظہار تشکر کرنا اپنا اولین فریضہ تصور کرتا ہے۔

(پیش کنندہ ڈاکٹر ضیاء الحسن، دہلی)

قرار داد نمبر ۲

عالمی رابطہ ادب اسلامی کا یہ نمائندہ اجلاس رابطے کے کارپردازان سے مطالبہ کرتا ہے کہ:

رابطے کا دائرہ کار اور اعضا میں توسیع کی جائے اور اسے علوم عربیہ و اسلامیہ کے اساتذہ تک محدود نہ کیا جائے' بلکہ ادب کی ہر صنف اور ہر زبان کے ادیب کو شریک سفر بنایا جائے۔

(۲) سیمینار کے انعقاد کا سلسلہ وسیع کیا جائے اور اسے دیگر شہروں تک پھیلایا جائے تاکہ ایک ہمہ جہتی پیش رفت پیدا ہو سکے۔

(۳) موضوعات کے انتخاب میں عصری تقاضوں کو اہمیت دی جائے۔

نیز حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے۔

کہ پاکستان و بھارت اور تمام اسلامی ممالک کے مسلم ادبا' علما' فضلا' اور سکالرز کے باہمی روابط کو مستحکم کرنے کے لیے وفود کے تبادلے اور اہل علم کی آمدورفت کے ساتھ ساتھ علمی و تحقیقی کتب اور رسائل وغیرہ کی ترسیل کو آسان بنایا جائے۔

(پیش کنندہ ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی)

قرارداد نمبر ۳

رابطہ ادب اسلامی کی یہ کانفرنس پاکستان کی سرزمین پر دنیا کے مختلف ممالک کے اسلامی ادبا' مفکرین اور محققین کی تشریف آوری اور اسلامی ادب کے پلیٹ فارم پر باہم ربط وضبط کے اس قیمتی موقع کی فراہمی کو ایک نیک فال تصور کرتی ہے۔ خاص طور پر ہندوستان سے ادیبوں کے ۱۵ افراد پر مشتمل ایک قافلہ کی آمد جس میں وہاں کی مختلف جامعات اور علمی اداروں سے وابستہ ممتاز اہل علم و قلم شامل ہیں اور پاکستان کے اہل قلم اور ممتاز افراد کے ذریعہ ان کے پر خلوص استقبال پر مسرت کا اظہار کرتی ہے۔ کانفرنس کو یقین ہے کہ اس سے دونوں ملکوں کے درمیان غلط فہمیاں ختم ہوں گی اور خیر سگالی کے جذبات اور دوستی واخوت کے جذبات کو فروغ حاصل ہوگا۔ اس موقع پر کانفرنس اپنے اس احساس کا اظہار ضروری سمجھتی ہے کہ دونوں ملکوں کے درمیان سفر کی جو موجودہ زحمتیں ہیں وہ دور ہونی چاہئے خاص طور پر ایسے غیر سیاسی اور خالص علمی اجلاسوں میں شرکت کے لئے آنے والے دانشوروں اور ادیبوں کے لئے ویزا حاصل کرنے اور دونوں ملکوں میں زیادہ دن قیام کی سہولت ہونی چاہئے اور فراخدلی کا مظاہرہ کیا جانا چاہئے۔ سفر کے سلسلے میں اس وقت جو دقتیں ہیں ان کی وجہ سے براہ راست علم و ادب کی ترقی اور اردو زبان وادب کے فروغ' نیز اسلامی ادب کے صحتمندانہ خیالات کی حالت پر خراب اثر پڑتا ہے. کانفرنس اس وقت دونوں ملکوں کی فراخدل سیاسی قیادت سے یہ توقع رکھتی ہے کہ وہ دونوں ملکوں کے اہل قلم کے سفر کو آسان بنائے گی.

(پیش کنندہ : زاہد منیر عامر۔ لاہور)